قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّاهَا وَقَدْ خَابَ مَن دَسَّاهَا

یقیناً فلاح پا گیا وہ جس نے پاک کیا نفس کو، اور یقیناً نامراد ہو گیا وہ جس نے خاک میں ملایا اس کو۔

تفسیر ابن کثیر

علامہ عماالدین ابن کثیر

مترجم

مولانا محمد صاحب جونا گڑھی

اَلشَّمْس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم

وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا (۱)

قسم ہے سورج کی اور اسکی دھوپ کی،

وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا (۲)

قسم ہے چاند کی جب اسکے پیچھے آئے۔

سورج اور چاند کی قسم:

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں ضحی سے مراد روشنی ہے۔

قتادہؒ فرماتے ہیں پورا دن مراد ہے۔

امام ابن جریرؒ فرماتے ہیں کہ ٹھیک بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورج کی اور دن کی قسم کھائی ہے' اور چاند جب کہ اسکے پیچھے آئے یعنی سورج چھپ جائے اور چاند چمکنے لگے۔

ابن زیدؒ فرماتے ہیں کہ مہینے کے پہلے پندرہ دن میں تو چاند سورج کے پیچھے رہتا ہے اور پچھلے پندرہ دنوں میں یہ آگے ہوتا ہے۔

زید بن اسلمؒ فرماتے ہیں مراد اس سے لیلۃ القدر ہے۔

وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا (٣)

قسم ہے دن کی جب سورج کہ نمایاں کرے'

پھر دن کی قسم کھائی جب کہ وہ منور ہو جائے یعنی سورج دن کو گھیر لے۔

بعض عربی دانوں نے یہ بھی کہا ہے کہ دن جبکہ اندھیرے کو روشن کر دے لیکن اگر یوں کہا جاتا کہ پھیلاوٹ کو وہ جب چمکا دے تو اور اچھا ہوتا تا کہ یغشھا میں بھی یہ معنی ٹھیک بیٹھتے اسی لئے حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں جن کی قسم جب کہ وہ اسے روشن کر دے۔

امام جریرؒ اس قول کو پسند فرماتے ہیں کہ ان سب میں ضمیر ھا کا مرجع شمس ہے کیونکہ اسی کا ذکر چل رہا ہے۔

وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا (٤)

قسم ہے رات کی جب اسے ڈھانپ لے'

رات جب کہ اسے ڈھانپ لے اور ہر طرف اندھیرا پھیل جائے یزید بن ذی حمامہؒ کہتے ہیں کہ جب رات آتی ہے تو اللہ جل جلالہ فرماتا ہے میرے بندوں کو میری ایک بہت بری خلق نے چھپا لیا' پس مخلوق رات سے ہیبت کرتی ہے تو اسکے پیدا کرنے والے سے اور زیادہ ہیبت کرنی چاہئے۔ ابن ابی حاتم

وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا (٥)

قسم ہے آسمان کی اور اسکے بنانے کی'

اللہ تعالیٰ پھر آسمان کی قسم کھاتا ہے یہاں جو ما ہے یہ مصدریہ بھی ہو سکتا ہے' آسمان اور اسکی بناوٹ کی قسم۔

حضرت قتادہؒ کا قول یہی ہے اور یہ ما معنی میں من کے بھی ہو سکتا ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ آسمان کی قسم اور اسکے بنانے والے کی قسم یعنی خود اللہ تعالیٰ کی۔

مجاہدؒ یہی فرماتے ہیں۔ یہ دونوں معنی ایک دوسرے سے لازم و ملزوم ہیں۔

بنا کے معنی بلندی کے ہیں جیسے اور جگہ فرمایا:

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنَـهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ

وَالأَرْضَ فَرَشْنَـهَا فَنِعْمَ الْمَـهِدُونَ

(51:47-48)

آسمان کو ہم نے قوت کے ساتھ بنایا اور ہم کشادگی والے ہیں ہم نے زمین کو بچھایا اور کیا ہی اچھا ہم بچھانے والے ہیں۔

وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَاهَا (٦)

قسم ہے زمین کی اور اسے ہموار کرنے کی

اسی طرح یہاں بھی فرمایا کہ زمین کی اور اسکی ہمواری کی اسے بچھانے اسے پھیلانے کی اسکی تقسیم کی اسکی مخلوق کی قسم۔

زیادہ مشہور قول اس کی تفسیر میں پھیلانے کا ہے۔ اہل لغت کے نزدیک بھی یہی معروف ہے۔

جوہری فرماتے طحوته مثل دحوته کے ہے اور اسکے معنی پھیلانے کے ہیں۔

اکثر مفسرین کا یہی قول ہے۔

وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا (٧)

قسم ہے نفس کی اور اسے درست بنانے کی۔

پھر ارشاد فرمایا نفس کی اور اسے ٹھیک ٹھاک بنانے کی قسم یعنی اسے پیدا کیا اور آنحالیکہ یہ ٹھیک ٹھاک اور فطرت پر قائم جیسے اور جگہ فرمایا:

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفاً فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لاَ تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ

(30:30)

اپنے چہرے کو قائم رکھو دین حنیف کے لئے فطرت ہے اللہ کی جس پر لوگوں کو بنایا اللہ تعالیٰ کی خلق کی تبدیل نہیں۔

حدیث میں ہے:

كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ،

كَمَا تُولَدُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ، هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ؟

ہر ایک بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اسکے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔ جیسے چوپائے جانور کا بچہ صحیح سالم پیدا ہوتا ہے کوئی ان میں تم کن کٹا نہ پاؤ گے۔ بخاری و مسلم

يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

إِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ فَجَاءَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِم

صحیح مسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندوں کو یکسوئی والے پیدا کئے انکے پاس شیطان پہنچا اور دین سے ورغلایا۔

فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا (٨)

پھر قسم ہے اسکے دل میں بدی اور نیکی ڈالنے کی

فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے بدکاری و پرہیزگاری کو بیان کر دیا۔ اور جو چیز اسکی قسمت میں تھی اسکی طرف اسکی رہبری ہوئی۔

ابن عباسؓ فرماتے ہیں یعنی خیر و شر ظاہر کر دیا۔

ابن جریر میں ہے حضرت ابوالاسودؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصینؓ نے پوچھا ذرا بتلاؤ تو لوگ جو کچھ اعمال کرتے ہیں اور تکلیفیں اٹھا رہے ہیں یہ کیا انکے لئے اللہ تعالیٰ کی جانب سے مقرر ہو چکی ہے اور انکی تقدیر میں لکھی جا چکی ہے یا یہ خود آئندہ کے لئے اپنے طور پر کر رہے ہیں اس بنا پر کہ انبیاء علیہ السلام انکے پاس آ چکے اور اللہ تعالیٰ کی حجت ان پر پوری ہوئی۔

میں نے جواب میں کہا نہیں نہیں بلکہ یہ چیز پہلے سے فیصل شدہ ہے اور مقدر ہو چکی ہے۔

حضرت عمرانؓ نے کہا پھر یہ تو ظلم نہ ہوگا۔

میں تو اسے سن کر کانپ اٹھا اور گھبرا کر کہا کہ ہر چیز کا خالق مالک وہی اللہ تعالیٰ جل جلالہ ہے تمام ملک اسی کے ہاتھ میں ہے اسکے افعال کی باز پرس کوئی نہیں کر سکتا وہ سب سے سوال کر سکتا ہے۔ میرا یہ جواب سن کر حضرت عمرانؓ بہت خوش ہوئے اور کہا اللہ تعالیٰ تجھے درستگی فرمائے میں نے تو یہ سوالات اسی لئے کئے تھے کہ امتحان ہو جائے۔ سنو:

ایک شخص مزینہ جہینہ قبیلے کا آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہی سوال کیا جو میں نے پہلے آپ سے کیا اور حضور اکرمؐ نے بھی وہی جواب دیا جو آپ نے دیا تو اس نے کہا پھر ہمارے اعمال سے کیا؟ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا:

مَنْ كَانَ اللهُ خَلَقَهُ لِإِحْدَى الْمَنْزِلَتَيْنِ يُهَيِّئُهُ لَهَا، وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى:

کہ جس کسی کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے جس منزل کے لئے پیدا کیا ہے اس سے ویسے ہی کام ہو کر رہیں گے اگر جنتی ہے اعمال جنت اور اگر دوزخی لکھا گیا ہے تو ویسے ہی اعمال اس پر آسان ہوں گے۔

سنو قرآن میں اسکی تصدیق موجود ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ۔ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا

یہ حدیث مسلم میں بھی ہے۔

قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّاهَا (٩)

جس نے اسے پاک کیا وہ کامیاب ہوا

وَقَدْ خَابَ مَن دَسَّاهَا (١٠)

اور جس نے اسے خاک میں ملا دیا وہ ناکام ہوا۔

تزکیہ نفس:

مسند احمد میں بھی ہے کہ جس نے اپنے نفس کو پاک کیا وہ بامراد ہوا یعنی اطاعت رب میں لگا رہا' نکمے اعمال' رذیل اخلاق چھوڑ دیئے' جیسے اور جگہ ہے:

وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى - بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا

87:15-16

جس نے پاکیزگی کی اور اپنے رب کا نام یاد کیا' پھر نماز پڑھی اس نے کامیابی پالی۔

اور جس نے اپنے ضمیر کا ستیاناس کیا اور ہدایت سے ہٹا کر اسے برباد کیا' نافرمانیوں میں پڑ گیا' اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو چھوڑ بیٹھا' یہ ناکام اور نامراد ہوا'

اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ جس کے نفس کو اللہ تعالیٰ نے پاک کیا وہ بامراد ہوا اور جس نفس کو اللہ تعالیٰ نے نیچے گرا دیا وہ برباد اور خائب و خاسر رہا۔

عوفی اور علی بن ابو طلحہ حضرت ابن عباسؓ سے یہی روایت کرتے ہیں۔

حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رات کو ایک مرتبہ میری آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ حضور اکرمؐ اپنے بستر پر نہیں اندھیرے کی وجہ سے گھر میں اپنے ہاتھوں سے ٹٹولنے لگی تو میرے ہاتھ آپؐ پر پڑے آپ اس وقت سجدے میں تھے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے۔

رب اعط نفسی تقوها و زکها انت خیر من زکها انت ولیها و مولاها

یہ حدیث صرف مسند احمد میں ہی ہے۔

مسلم اور مسند کی ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول کریمؐ یہ دعا مانگتے تھے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا.

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَعِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَدَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا

یا اللہ میں عاجز اور بے چارہ ہو جانے سے' سستی سے اور ہار جانے سے' بڑھاپے سے نامردی سے اور بخیلی سے اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں' اے اللہ میرے دل کو اسکا تقویٰ عطا فرما اور اسے پاک کر دے تو ہی اسے بہتر پاک کرنے والا ہے تو ہی اسکا والی اور مولیٰ ہے۔ اے اللہ مجھے ایسے دل سے بچا جس میں تیرا ڈر نہ ہو اور ایسے نفس سے بچا جو آسودہ نہ ہو اور ایسے علم سے بچا جو نفع نہ دے' اور ایسی دعا سے بچا جو قبول نہ کی جائے

راوی حدیث حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول نے ہمیں دعا سکھلائی اور ہم تمہیں سکھاتے ہیں۔

كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا (١١)

ثمودیوں نے اپنی سرکشی کے باعث جھٹلایا'

ثمودیوں سے سرکشی کا بدلہ:

اللہ تعالیٰ بیان فرما رہا ہے کہ ثمودیوں نے اپنی سرکش اور تکبر تجبر کی بناء پر اپنے رسولوں کی تصدیق نہ کی۔

محمد بن کعبؒ فرماتے ہیں بطغوھا کا مطلب یہ ہے کہ ان سب نے تکذیب کی۔ لیکن پہلی بات ہی زیادہ اولیٰ ہے۔

حضرت مجاہدؒ اور حضرت قتادہؒ نے بھی یہی بیان کیا ہے۔

إِذِ انبَعَثَ أَشْقَاهَا (١٢)

جب ان میں کا بڑا بد بخت اٹھ کھڑا ہوا'

اس سرکشی کی وجہ سے اور اس تکذیب کی شامت سے یہ اسقدر بد بخت ہو گئے کہ ان میں سے جو زیادہ بدشخص تھا وہ تیار ہو گیا اس کا نام قدار بن سالف تھا' اسی نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی کوچیں کاٹی تھیں اسی کے بارے میں فرمان ہے:

فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَى فَعَقَرَ (54:29)

ثمودیوں کی آواز پر یہ آ گیا اور اس نے اونٹنی کو مار ڈالا'

یہ شخص اس قوم میں ذی عزت تھا ذی نسب تھا شریف تھا قوم کا رئیس اور سردار تھا۔

ابن ابی حاتم میں ہے کہ رسول اللہؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا:

میں تجھے دنیا بھر کے بد بخت ترین دو شخص بتلاتا ہوں' ایک تو احیمر ثمود جس نے اونٹنی کو مار ڈالا' دوسرا وہ شخص جو تیری پیشانی پر زخم لگائے گا یہاں تک کہ داڑھی خون سے تر بتر ہو جائے گی۔

فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا (١٣)

انہیں اللہ کے رسول نے فرما دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی اور اسکے پانی پینے کی باری کی حفاظت کرو'

فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا...

ان لوگوں نے اپنے پیغمبر کو جھوٹا سمجھ کر اس اونٹنی کی کوچیں کاٹ دیں۔

فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُم بِذَنبِهِمْ فَسَوَّاهَا (١٤)

پس انکے رب نے انکے گناہوں کے باعث ان پر ہلاکت ڈالی اور پھر ہلاکت کو عام کر دیا اور اس بستی کو برابر کر دیا'

اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت صالح علیہ السلام نے قوم سے فرمادیا تھا کہ اے قوم! اللہ تعالیٰ کی اونٹنی کو برائی پہنچانے سے ڈرو اسکے پانی پینے کے مقرر دن میں ظلم کر کے اسے پانی سے نہ روکو تمہاری اور اسکی باریاں بندھی ہوئی ہیں لیکن ان بدبختوں نے پیغمبر علیہ السلام کی نہ مانی جس گناہ کے باعث انکے دل سخت ہو گئے اور پھر یہ صاف طور پر مقابلہ کے لئے تیار ہو گئے اور اس اونٹنی کی کوچیں کاٹ دیں جسے اللہ تعالیٰ نے بغیر ماں باپ کے پتھر کی ایک چٹان سے پیدا کیا تھا جو حضرت صالح کا معجزہ اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کی کامل نشانی تھی۔

اللہ تعالیٰ بھی ان پر غضبناک ہو گیا اور ہلاکت ڈال دی اور سب پر برابر سے عذاب اترا یہ اس لئے اجیر ثمود کے ہاتھ پر اسکی قوم کے چھوٹے بڑوں نے مرد عورت نے بیعت کر لی تھی اور سب کے مشورے سے اس نے اس اونٹنی کو کاٹا تھا اس لئے عذاب میں بھی سب پکڑے گئے۔

وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا (۱۵)

وہ اس سزا کے انجام سے بے خوف ہے۔

ولا یخاف کو فلا یخاف بھی پڑھا گیا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو سزا کرے تو اسے یہ خوف نہیں ہوتا کہ اس انجام کیا ہوگا؟ کہیں یہ بگڑ نہ بیٹھیں'

یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ اس بدکار کا اجیر نے اونٹنی کو مار ڈالا لیکن انجام سے نہ ڈرا'

مگر پہلا قول ہی اولیٰ ہے' واللہ اعلم۔

© Copy Rights:
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana
Lahore, Pakistan
www.quran4u.com